48969- عید الفطر میں تکبیریں کب شروع کی جائیں کب ختم ؟

سوال

عید الفطر میں تکبیریں کب شروع کی جائیں اور ختم کب کی جائیں ؟

پسندیدہ جواب

ماہ رمضان المبارک کے اختتام کے وقت اللہ کے بندوں کے لیے تکبیریں کہنا مشروع ہیں.

فرمان باری تعالی ہے :

اور تاکہ تم گنتی مکمل کرو، اور اللہ تعالی کی دی ہوئی ہدایت پر اس کی بڑائی بیان کرو اور اس کا شکر کرو البقرۃ (185).

تکبروا اللہ : یعنی تم اپنے دلوں اور زبانوں کے ساتھ اللہ تعالی کی تعظیم کرو، اور یہ تکبیر کے الفاظ کے ساتھ ہوگی.

تو آپ تکبیریں اس طرح کہیں :

" اللہ اکبر اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ، واللہ اکبر، اللہ اکبر، وللہ الحمد.

یہ سب جائز ہے.

جمہور اہل علم کے ہاں یہ تکبیرات سنت ہیں، اور مرد اور عورتوں کے لیے گھروں، مساجد، اور بازاروں میں تکبیرات کہنا سنت ہے.

مرد تکبیرات بلند آواز سے تکبیریں کہیں گے، لیکن عورتیں آواز بلند نہیں کرینگی؛ کیونکہ عورت کو آواز پست رکھنے کا حکم دیا گیا ہے، اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ کا فرمان ہے :

" جب تمہیں نماز میں کچھ درپیش آجائے تو مرد سبحان اللہ کہیں، اور عورتیں تالی بجائیں "

تو اس لیے عورتیں تکبیر پست آواز میں کہیں گی، اور مرد حضرات اونچی آواز میں.

تکبیروں کی ابتدا چاند رات کا سورج غروب ہوتے ہی شروع ہونگی جب علم ہوجائے کہ شوال کا چاند نظر آگیا ہے، یا پھر لوگوں نے تیس روزے مکمل کر لیے ہوں، یا شوال کا چاند نظر آجائے، اور جب نماز شروع ہوجائے تو تکبیروں کا وقت ختم ہوجاتا ہے.

دیکھیں : مجموع فتاوی ابن عثیمین (16/269-272).

امام شافعی رحمہ اللہ تعالی " الام " میں کہتے ہیں :

" رمضان المبارک کے متعلق اللہ تعالی کا فرمان ہے :

{تاکہ تم گنتی مکمل کرو، اوراللہ تعالی کی دی ہوئی ہدایت پر تم اس کی بڑائی بیان کرو}.

قرآن کا علم رکھنے والوں میں سے جنھیں میں پسند کرتا ہوان سے سنا ہے کہ : تاکہ تم رمضان المبارک کے روزے رکھنے کی گنتی مکمل کرو، اوراس کے مکمل ہونے پراللہ تعالی کی دی ہوئی ہدایت پراس کی بڑائی بیان کرو، اوریہ رمضان المبارک کے آخری دن سورج غروب ہونے پر مکمل ہوتا ہے .

پھر امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

جب وہ شوال کا چاند دیکھ لیں توسب لوگوں کے لیے مساجداوربازاروں اورراستوں اورگھروں میں مسافروں اور مقیم حضرات کے لیے ہر حالت میں اوروہ جہاں بھی ہوں اکٹھے اور انفرادی طورپر تکبیریں کہنا واجب ہوجاتا ہے ، اور تکبیریں بلند آوازمیں کہی جائیں ، یہ تکبیریں عیدگاہ جانے اورامام کے نماز پڑھانے تک کہی جائیں ، اوراس کے بعد نہیں . . .

پھر سعید بن مسیب اورعروہ بن زبیراورابوسلمہ اورابوبکر بن عبدالرحمن وغیرہ سے روایت کیا ہے : وہ مسجد میں عیدالفطر کی رات اونچی آوازسے تکبیریں کہا کرتے تھے .

عروہ بن زبیراورابوسلمہ بن عبدالرحمن سے مروی ہے کہ وہ دونوں عیدگاہ جانے تک اونچی آوازسے تکبیریں کہا کرتے تھے .

نافع بن جبیر سے روایت ہے کہ وہ جب عید کے روزعیدگاہ جاتے توبلند آوازسے تکبیریں کہتے.

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ : عیدالفطر کے دن وہ سورج طلوع ہونے پر عیدگاہ جاتے اور عیدگاہ پہنچنے تک تکبیریں کہتے اور عیدگاہ میں بھی امام کے بیٹھنے تک تکبیریں کہتے رہتے تھے ، جب امام بیٹھ جاتا توتکبیریں ترک کردیتے. اھ باختصار.

واللہ اعلم.